- كِتَابٌ أَنْزَلْنَاهُ إِلَيْكَ مُبَارَكٌ لِيَدَّبَّرُوا آيَاتِهِ وَلِيَتَذَكَّرَ أُولُو الْأَلْبَابِ

[ص:29]

جو کتاب ہم نے آپ کی طرف نازل کی ہے بڑی برکت والی ہے تاکہ لوگ اس کی آیات میں غور و فکر کریں اور اہل عقل اس سے سبق حاصل کریں۔

سورۃ البقرۃ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سورت کا تعارف

مدنی سورت

یہ طویل سورتوں میں سے ہے۔

اس کی 286 آیات ہیں۔

ترتیب کے اعتبار سے 2 نمبر سورت ہے۔

مدینہ میں نازل ہونے والی یہ پہلی سورت ہے۔

• یہ سورت حروف مقطعات "الم" سے شروع ہوئی ہے۔اس میں سو سے زیادہ لفظ جلالہ "اللہ" ذکر ہوا ہے۔اس سورت میں قرآن کی سب سے طویل آیت 282 ہے۔

سورۃ البقرہ کی وجہ تسمیہ

• اس سورت میں گائے کا واقعہ بیان ہوا ہے اس لیے اس کو بقرہ (گائے کے واقعہ والی سورت کہا جاتا ہے)۔
[تفسیر احسن البیان]

سورۃ البقرہ کی فضیلت

روشن سورت

- سورۃ البقرہ اور آل عمران کو "الزھراوین" کہا جاتا ہے

اس سورت میں کفایت کرنے والی آیت

- اس کی آخری آیت کے بارے میں جو رات کو سونے سے پہلے پڑھی جاتی ہے، آتا ہے کہ وہ کفایت کرے گی
  - قیام اللیل سے کفایت
  - آفات میں کفایت

اس سورت میں قرآن کی سب سے عظیم آیت

آیت الکرسی

اس سورت کو پڑھنے پر شیطان کا گھر میں داخل نہ ہو سکنا

اس سورت کی تلاوت کے وقت فرشتوں اور سکینت کا نازل ہونا

صحابہ کا اس سورت کو پڑھنے والے کی تعظیم کرنا

قرآن کی پہلی سات سورتیں سیکھنے کی فضیلت

عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو شخص قرآن کی ابتدائی سات سورتیں حاصل کرلے وہ بہت بڑا عالم ہے۔

[السلسلۃ الصحیحۃ:1480]

الم (1)

حروف مقطعات

قرآن میں کوئی بھی حرف زائد نہیں

قرآن کے ہر حرف پر ایک نیکی

ذَلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيهِ هُدًى لِلْمُتَّقِينَ (2)

یہ وہ کتاب ہے جس میں کوئی شک نہیں، تقویٰ والوں کے لیے ہدایت (کا ذریعہ) ہے۔

ذَلِكَ الْكِتَابُ

ذَلِكَ

جو چیز اپنی ذات کے اعتبار سے دور ہو

مرتبے کے اعتبار سے بلند ہو

قرآن کا بلند مرتبہ

الْكِتَابُ

قرآن

مکتوب

قرآن لکھی ہوئی کتاب

یہ لوحِ محفوظ میں لکھا ہوا ہے

یہ ان دفتروں میں بھی لکھا ہوا ہے جو فرشتوں کے ہاتھوں میں ہے

یہ ان صحیفوں میں لکھا ہوا ہے جو ہمارے ہاتھوں میں ہے

...لَا رَيْبَ فِيهِ ...

ایسا شک ہوتا ہے جس میں تردد اور اضطراب و بے چینی پائی جائے۔

•امام راغب کہتے ہیں کہ ریب ایسے تردد اور وہم کو کہا جاتا ہے جس کی کوئی بنیاد نہ ہو اور جو ذرا سا غور و تامل سے دور ہو جائے۔[مفردات القرآن]

هُدًى لِلْمُتَّقِينَ (2)

ہدایت کی دو اقسام

عام ہدایت

ہدایت خاص

توفیق کی ہدایت

قرآن متقین کے لیے ہدایت ہے

توفیق دینے والی نہیں

متقی کے لیے قرآن میں علمی و عملی ہدایت

قرآن راہنمائی دینے والی کتاب

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تم میں دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں تم ہر گز گمراہ نہیں ہو گے جب تک ان دونوں کو مضبوطی سے تھام کر رکھو گے،(ایک) اللہ کی کتاب اور (دوسری) اس کے نبی کی سنت۔

[موطا:1395]

متقین

الغوی معنی

دو چیزوں کے درمیان رکاوٹ قائم ہو جانا

متقی وہ ہے جو اللہ کے احکام کی تعمیل کر کے اور اس کی منع کردہ چیزوں سے بچ کر اپنے اور عذاب کے درمیان رکاوٹ بنا لیتا ہے

حرام کاموں سے بچنا اور فرائض کی ادائیگی کرنا

- اللہ کے دیئے ہوئے نور کے مطابق زندگی گزارنا
- نبی ﷺ کی اتباع کرنا
- شرک اور کبائر سے بچنا
- جائز و مباح کام چھوڑنا
- ہر اس چیز سے پرہیز کرنا ہے جس میں نقصان ہو اور وہ ہے نافرمانی اور فضول کام

لذتوں کو چھوڑنا اور خواہشات کی مخالفت کرنا

- بچ بچ کر زندگی گزارنا
- ایسی چیزوں سے بچنا جن سے عموماً بچا نہ جاتا ہو
- دل میں کھٹک والی چیزوں کو بھی چھوڑ دینا/ مشکوک چیز کو ترک کر دینا
- شبہات سے بچنا

اللہ سے تقوی کا سوال کرنا

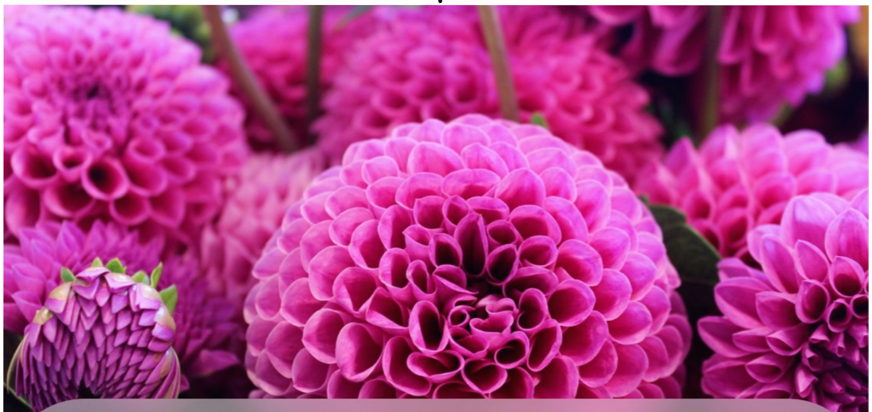

ہدایت اور پاک دامنی کی دعا

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْھُدٰی وَالتُّقٰی وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰی

اے اللہ! بے شک میں تجھ سے ہدایت، تقوٰی، پاکدامنی اور بے نیازی کا سوال کرتا ہوں

(صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعائ، باب فی الأدعیة:6904)

اللَّهُمَّ آتِ نَفْسِي تَقْوَاهَا وَزَكِّهَا أَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكَّاهَا أَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلَاهَا [صحيح مسلم: 7081]

اے اللہ میرے نفس کو تقوی عطا کر اور اسے پاکیزہ بنا آپ ہی پاکیزہ بنانے والوں میں سے بہتر ہیں اور تو ہی اس کا کارساز اور مولی ہے۔

الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ (3)

وہ جو غیب پر ایمان لاتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور ہم نے انہیں جو رزق دیا ہے اس میں سے وہ خرچ کرتے ہیں۔

متقین کی پہچان

• پہلی صفت

وہ بن دیکھی چیزوں پر ایمان لاتے ہیں

ایمان

لغوی معنی

تصدیق کرنا اور اقرار کرنا

شرعی معنی

دل میں عقیدہ رکھنا زبان کے ساتھ اقرار کرنا اور اعضاء کے ساتھ عمل کرنا

کسی چیز کے بارے میں ٹھوس عقیدہ

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یقین پورا ایمان ہے۔

[صحیح البخاري]

ایمان کا تعلق غیب سے ہے

غیب

- غیب سے مراد ہر وہ حقائق ہیں جو انسان کے حواس اور عقل کی رسائی سے باہر ہیں۔
- غیب سے وہ تمام چیزیں مراد ہیں، جن کی خبر رسول اللہ ﷺ نے دی ہے اور ان کا علم عقل اور حواس خمسہ کے ذریعہ نہیں ہو سکتا،
- اس میں اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات،
- فرشتے،
- آسمانی کتابیں،
- اور سابقہ انبیاء
- تقدیری امور،
- مرنے کے بعد زندہ ہونا،
- قیامت اور اس میں پیش آنے والے واقعات،
- قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش ہونا،
- جنت ودوزخ کے حالات وغیرہ سب شامل ہیں۔

[تفسیر احسن البیان]

....وَيُقِيمُونَ الصَّلَاةَ ...

متقین کی دوسری صفت

متقین کی دوسری نشانی نماز قائم کرنا ہے

ایمان بالغیب کی عملی شکل

پانچ وقت اذان سن کر نماز پڑھنے یا نہ پڑھنے سے اطاعت کرنے یا نہ کرنے کا فیصلہ ہو جاتا ہے

نماز قائم کرنا ایمان کا حصہ ہے

اقامت صلاۃ یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی طرح نماز ادا کرنا ہے

اقامت صلاۃ میں رکوع و سجود کو پورا کرنا بھی شامل ہے

نمازوں کے اوقات اور وضو کی حفاظت بھی شامل ہے

وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ (3)

متقی لوگوں کی تیسری صفت

- متقی لوگوں کی تیسری نشانی یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے دیے ہوئے مال میں سے کچھ نہ کچھ اللہ کی راہ میں خرچ کرتے رہتے ہیں

رزق

ہر اس چیز کا نام ہے جس سے فائدہ اٹھایا جائے

ہر نعمت

مال و اُولاد، علم و عقل، قوت و صحت، عزت و وقار

انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ تمام لوگوں سے زیادہ خوبصورت اور تمام لوگوں سے زیادہ سخی اور تمام لوگوں سے زیادہ بہادر تھے۔

- اللہ تعالی نے نبی ﷺ کو جو بھی عطا کیا آپ اسے خرچ کرنے میں سب سے سخی تھے۔
- آپ ﷺ اپنے مال کو خرچ کرتے،
- اپنے کھانے میں سے دوسروں کو دیتے،
- اپنے لباس میں سے دیتے،
- اپنے علم سے فیض یاب کرتے، جو اللہ نے آپ کو سکھایا،
- آپ ﷺ اپنے مرتبے میں سخاوت کرتے،
- اپنے وقت میں سے خرچ کرتے،
- آپ ﷺ نے اپنے وقت کو تین حصوں میں تقسیم کر رکھا تھا ایک حصہ اپنے گھر والوں کے لیے ایک حصہ لوگوں کے لیے اور ایک حصہ تنہائی میں اپنے رب سے مناجات کے لیے۔
- پس آپ ﷺ کو اللہ تعالی نے جو بھی عطا کیا آپ اس میں سے خرچ کرتے۔ [صحیح مسلم:6146]

يُنْفِقُونَ

• نفاق

مال کو خرچ کرنا

نفقات واجبہ

،بیویوں کانان ونفقہ ،قریبی رشتہ داروں اوراپنے غلاموں پر خرچ کرنا بھی شامل ہے

بھلائی کے تمام کاموں میں مستحب نفقات پر بھی اس کا اطلاق ہوتا ہے

انفاق کی شرائط

1۔اخلاص

2۔طیب مال سے خرچ کرنا

3۔اپنی پسند کی چیز میں سے خرچ کرنا

4۔اسراف اور بخل کے درمیان/ درمیانی راستہ اختیار کرنا

5۔ایسی جگہ خرچ کرنا جسے اللہ پسند کرتا ہے

صدقہ کے دس فائدے

دنیا میں پانچ فائدے ملنا

- 1۔مال کی طہارت،
- 2۔ جسم کی طہارت
- 3۔آزمائش اور امراض دور ہونا
- 4۔ مسلمان کو خوشی پہنچنا۔
- 5۔مال میں برکت ہونا۔

- **آخرت میں پانچ فائدے ملنا**
- 1۔حساب میں آسانی
- 2۔میزان بھاری ہونا
- 3۔گناہ معاف ہونا
- 3۔پل صراط سے تیزی سے گزرنا
- 5۔جنت میں بلند درجات ملنا۔

دل، جسم اور مال کا حصہ

- غیب پر ایمان لانا دل کا حصہ ہے
- نماز کو قائم کرنا جسم کا حصہ ہے
- اور "ومما رزقناھم ینفقون" مال کا حصہ ہے اور یہ واضح ہے۔

ایمان بالغیب کے بغیر ایمان مکمل نہیں

سب سے افضل عمل

خرچ کرنے والوں کے لیے فرشتے کی روزانہ دعا

خرچ کرنے میں خیر اور نہ کرنے میں شر

خرچ کرنے سے نعمتوں کا باقی رہنا

وَالَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ وَمَا أُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَبِالْآخِرَةِ هُمْ يُوقِنُونَ (4)

اور وہ جو اس پر ایمان لاتے ہیں جو آپ پر نازل کیا گیا ہے اور اس پر بھی جو آپ سے پہلے نازل کیا گیا اور وہ آخرت پر بھی یقین رکھتے ہیں۔

متقین کی چوتھی صفت

وہ اس کتاب پر ایمان لاتے ہیں جو رسول اللہ ﷺ پر نازل کی گئی اور ان کتابوں پر بھی جو آپ سے پہلے نازل کی گئیں۔ البتہ اب عمل صرف اسی پر ہوگا جو نبی ﷺ لے کر آئے، باقی سب منسوخ ہو چکیں

قرآن اور سنت

نبی ﷺ پر نازل کردہ وحی پر ایمان لانا

...وَمَا أُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ...

سابقہ کتب پر بھی ایمان لانا

....وَبِالْآخِرَةِ هُمْ يُوقِنُونَ (4)

آخرت

" اول " کے مقابلہ میں "آخر " کے ساتھ تاء لگانے سے بنا ہے۔ دنیا کی زندگی کے بعد والی زندگی۔

- آخرت سے مراد ہر وہ بات ہے جو موت کے بعد وقوع پذیر ہوگی۔
- اس کا ذکر خاص طور پر اس لیے کیا گیا کہ یہ ایمان کا ایک رکن ہے

آخرت کے مراحل

- القبر/ قبر
- النفخ في الصور/ صور میں پھونکا جانا
- البعث/ موت کے بعد دوبارہ جی اٹھنا
- الحشر/ حشر
- الشفاعة/ شفاعت
- الحساب/ حساب
- نشر الصحف/ صحیفوں کا پھیلایا جانا
- الميزان/ میزان
- الحوض/ حوض
- امتحان المؤمن/ مومن کا امتحان
- الصراط/ پل صراط
- النار/ آگ
- القنطرة/ قنطرہ
- الجنة/ جنت

"الیقین" ایسے علم کامل کو کہتے ہیں جس میں ادنی سا بھی شک نہ ہو

[السعدی]

أُولَئِكَ عَلَى هُدًى مِنْ رَبِّهِمْ وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ (5)

یہی لوگ اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور یہی لوگ دراصل فلاح پانے والے ہیں۔

فلاح

مطلوبہ چیز کو پانے میں کامیاب ہونا اور جس چیز سے ڈر لگتا ہو اس سے نجات پانا

اللہ کی شریعت کو نفس کی خواہش پر ترجیح دینا

اپنا محاسبہ کرنا

آخرت کے دن پر یقین رکھتے ہوئے مال خرچ کرنا

پہلی پانچ آیات سے حاصل ہونے عملی نکات

اللہ کی شریعت کو نفس کی خواہش پر ترجیح دینا

نماز کے معاملے میں اپنا محاسبہ کرنا

آخرت کے دن پر یقین رکھتے ہوئے مال خرچ کرنا